سعید رمضان نے امام کے نمایندے اور اخوان کے سفیر کے طور پر دیگر ممالک کے علاوہ برصغیر کا بھی سفر کیا۔ انھوں نے برصغیر اور مشرق بعید کے متعدد دورے کیے اور اپنے دوروں کے تاثرات ہفتہ وار "الشہاب" اور "المسلمون" میں تحریر کیے۔

۱۹۴۸ء میں سعید رمضان اخوان نوجوانوں کے ساتھ فلسطین میں جہاد کے لیے گئے۔ ان کے ایک بروقت فون پر شاہ عبداللہ نے اردنی فوج بھیجی اور اس وقت بیت المقدس دہشت گردوں سے محفوظ رہا۔ ۱۹۴۸ء میں ہی انھوں نے کراچی میں موتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں شرکت کی۔ وہ بعد میں کراچی میں ٹھہر گئے۔ ریڈیو پاکستان کے عربی پروگرام میں تقاریر کیں۔ ان کی ایک کتاب پر لیاقت علی خان نے مقدمہ لکھا۔ انھوں نے پاکستان کے ثقافتی سفیر کی حیثیت سے عرب ممالک کا دورہ کیا۔ وہ نہایت فخر سے جناح کیپ پہنتے تھے اور خود کو پاکستانی کہتے تھے۔ انھوں نے آخری سفر پاکستانی پاسپورٹ پر کیا۔

سعید رمضان شعلہ نوا خطیب کے ساتھ ساتھ بہت اچھے ادیب اور صحافی بھی تھے۔ الشہاب اور المسلمون ان کے صحافتی کارناموں میں شمار کیے جا سکتے ہیں۔ المسلمون بہت موثر آواز رکھتا تھا۔ اس میں مصر کے چوٹی کے ادیب اور علما کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ جمال عبدالناصر کے دور میں اخوان المسلمون پر پابندی لگا دی گئی اور ایک طویل ابتلا کا آغاز ہوا۔ ۱۹۵۴ء میں فوجی حکومت نے ڈاکٹر سعید رمضان کو گرفتار کر لیا۔ جنرل نجیب کی مداخلت پر رہائی کے بعد تحریکی مفاد اور مصالح کی خاطر وہ بیرون ملک چلے گئے۔ جلاوطنی کے دور میں مرحوم بیت المقدس، شام، لبنان اور اردن میں قیام پذیر رہے۔ ۱۹۵۶ء میں دمشق سے المسلمون کا اجرا کیا۔ اردن کے بعد وہ پاکستان اور سعودی عرب میں بھی کچھ عرصہ رہے۔ زندگی بھر وہ پاکستان اور کشمیر کے مخلص سفیر کے طور پر ہر عالمی کانفرنس میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی پرزور حمایت کرتے رہے۔ انھیں مسلمانوں کے مسائل سے بے پناہ دلچسپی تھی۔ موتمر عالم اسلامی کا احیا ہوا تو ڈاکٹر سعید رمضان مرحوم کافی عرصے تک اس کے جنرل سیکریٹری رہے۔ بالآخر اگست ۱۹۵۸ء سے سوئٹزرلینڈ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یورپ میں ابتدائی مراکز اسلامی میں سے ڈاکٹر سعید رمضان کا مرکز اسلامی سوئٹزرلینڈ (قیام: ۱۹۶۱) بہت نمایاں اور مفید ادارہ ثابت ہوا۔ ان کے پیش نظر یورپ میں اسلامی مراکز کا ایک سلسلہ تھا۔ میونخ اور لندن میں بھی مراکز قائم کیے۔ انھوں نے دیگر مراکز سے رابطہ قائم کرنے اور اجتماعی ملی مسائل پر یکساں نقطہ نظر کی تشکیل میں ہمیشہ قائدانہ کردار ادا کیا۔ انھوں نے بے شمار عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی اور قابل قدر مقالات پیش کیے۔ وہ متعدد کتب کے مصنف بھی تھے۔ جنیوا میں انھوں نے اپنی کتاب Islamic Law Its Scope and Equity شائع کی جسے اے کے بروہی نے "ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے اہم کتاب" قرار دیا۔

ایک طویل عرصہ تک 'جب اخوان کی ساری اعلیٰ قیادت جیلوں میں بند تھی ' اخوان کے ترجمان وہی تھے ۔ اس عرصے میں تحریکی جدوجہد اور ذاتی مسائل کے باوجود جناب سعید رمضان نے مغربی جرمنی سے قانون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ۔ عالم اسلام کا شاید ہی کوئی ملک ہو گا جہاں وہ نہ گئے ہوں ۔ صدر انوار السادات کے دور میں جب اخوان پر سے سختیاں کچھ کم ہوئیں تو ایک طویل جلاوطنی کے بعد وہ اپنے وطن واپس تشریف لے گئے ۔ مصری اخوان کی خواہش کے باوجود انھوں نے مرکز الاسلامی جنیوا اور یورپ میں اپنے وسیع منصوبوں کی خاطر مصر واپس آنے کی بجائے سوئٹزرلینڈ میں قیام کو ترجیح دی ۔

جمال عبدالناصر نے سعید رمضان کو غیر پسندیدہ شخص قرار دے کر مصر میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا تھا مگر وفات کے بعد جب ان کا جسد خاکی قاہرہ پہنچا تو لوگوں کا بے پناہ ہجوم ان کے استقبال کے لیے موجود تھا ۔ ہر آنکھ اشک بار تھی اور ہر زبان پر سعید رمضان کے لیے داد و تحسین کے الفاظ اور مغفرت کی دعا تھی ۔ سعید رمضان کو قاہرہ میں بساتین کے قبرستان میں امام حسن البنا شہید کے پہلو میں دفن کر دیا گیا ۔ اس موقع پر اخوان کے مرشد عام اور دیگر قائدین نے کہا کہ سعید رمضان کی وفات سے اخوان اور عالمی اسلامی تحریکیں ایک قابل 'محنتی اور مخلص 'ہمدرد بھائی سے محروم ہو گئی ہیں ۔ ان کا خلا پر کرنا کسی دوسرے فرد کے لیے ممکن نہیں ہے ۔

ڈاکٹر سعید رمضان کی اہلیہ وفا جو امام حسن البنا شہید کی بڑی بیٹی ہیں 'بہت عظیم خاتون ہیں ۔ اپنے والد کی شہادت کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی ۔ انھوں نے اس وقت جس عزیمت کا مظاہرہ کیا تھا وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا ۔ ڈاکٹر مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بہت اعلیٰ کردار اور اعلیٰ حسب و نسب کی بیوی عطا فرمائی وہیں نہایت قابل ' ذہین اور فرماں بردار اولاد بھی بخشی جو دین و دنیا کے ہر میدان میں اعلیٰ کارکردگی کے باعث والدین کے لیے سرمایہ افتخار ہے ۔ ان کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے ۔ سب سے بڑے صاحبزادے ایمن 'میڈیکل میں ڈاکٹر ہیں اور سوئٹزرلینڈ میں اعلیٰ ترین نیورو سرجن ہیں ۔ دوسرے نمبر پر ڈاکٹر ہانی ہیں جو بلند پایہ محقق اور فلسفے میں پی ایچ ڈی ہیں ۔ جامعہ ازہر میں پروفیسر ہیں ۔ وہ اخوان کے ممتاز مفکرین میں شمار ہوتے ہیں ۔ تیسرے نمبر پر طارق ہیں جو بنیادی طور پر صحافی ہیں ۔ سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں اور وہاں کی مقامی صحافت میں معتبر نام رکھتے ہیں ۔ وہ پی ایچ ڈی بھی کر رہے ہیں ۔ بلال اور یاسر بھی تعلیم یافتہ نوجوان ہیں اور بیٹی اروی بھی خواتین میں اسلامی دعوت و تبلیغ کا بہترین تجربہ رکھتی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ سعید رمضان مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے ۔

پانچ رہائشی منصوبوں کی شاندار کامیابی کی حامل
اور آپ کے کامل اعتماد کی مظہر

احباب ہاؤسنگ سوسائٹی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کے نئے رہائشی منصوبے

شاداب کالونی

فیروزپور روڈ لاہور

- جنرل ہسپتال سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر نشتر کالونی کے سامنے فیروزپور روڈ سے چار سو گز دائیں طرف ایک عظیم رہائشی منصوبہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ۔ پلاٹ ایک کنال ۱۰ مرلہ ۵ مرلہ۔
- کشادہ سڑکیں، خوبصورت پارکیں، مسجد، ڈسپنسری، سکول، مارکیٹیں، ٹیلیفون اور سوئی گیس کی سہولتیں موجود۔ سکول کالج اور بڑے ہسپتال قریب تر۔ ترقیاتی کام جاری ہیں۔
- پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر بکنگ جاری ہے۔ یکمشت ادائیگی پر ۵ فی صد رعایت۔

تین ہزار روپے فی مرلہ کے حساب سے ڈرافٹ بھیج کر بکنگ کرالیں۔ باقی رقم تین سال (۳۶ مہینوں) کی آسان قسطوں میں

۳۱ اکتوبر ۹۵ء سے پہلے بکنگ کرانے پر قیمت ۲۵ ہزار روپے فی مرلہ تین ہزار روپے فی مرلہ کے حساب سے ڈرافٹ بھیج کر بکنگ کرالیں۔ باقی رقم تین سال کی قسطوں میں

شاداب کالونی اور گلشن احباب فیز II کے کمرشل پلاٹوں کی بکنگ کا اعلان

شاداب کالونی فیروزپور روڈ کی اسعد گیلانی مارکیٹ اور گلشن احباب فیز II مین مارکیٹ کے کمرشل پلاٹوں کی بکنگ کا اعلان ہو گیا ہے۔ چند پلاٹ باقی ہیں۔

پہلے آیئے پہلے پایئے

تحریک اسلامی سے وابستہ افراد کا با اعتماد ادارہ

احباب ہاؤسنگ سوسائٹی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

بٹ ہاؤس 1 اے فیض روڈ اولڈ مسلم ٹاؤن لاہور

فون 5837016-5869549-5865371 فیکس